امیرن - پھر اوس . . . . کو اپنے گھر مین کیون آنے دیا۔

بیگمصاحب - اے بوا نوکر تھی - مین کیا جانتی تھی کہ اِس سے میان سے لگا سگا ہے۔ جس دن معلوم ہو گیا - مین نے کھڑے کھڑے نکال دیا۔

امیرن - مگر بیگم ایک بات ہو گی خدا لگتی - آپ کی خدمت بہت کی۔

بیگم - یہ خوب کہی - میان کو چھینا تھا - اب کیا اِس سے بھی گئی گذری - اِس بڑھیا کو کیا سمجھتی ہو - اِن سے بھی کسی زمانے مین میان سے تھی -

امیرن - (قہقہہ لگا کے) نہین بیگم صاحب -

بیگم صاحب - کیا مین جھوٹ کہون گی جب ہی تو وہ دُہراتی تھی کہ اپنا عوض لیلونگی -

امیرن - بہو صاحب تو پھر آپ کو نہین چاہیے تھا - سُسرے کی حرم کو اپنی جوتیان -

بیگم صاحب - بوا ان لوگون کو یہ لحاظ کہان - سچ کہون مجھے بھی یہ بات ناگوار ہوی - اِن بیگم کے مُنہ پہ کہتی ہون - آج کو موی ٹھمائی کے چلتے سُسرے کی حرم کے جوتیان مارین کل کو ساس کو مارینگی -

امیرن - نہین خدا نہ کرے - مگر ہان بات کہنے ہی مین آتی ہے - اِن دونون ڑمیون نے بہو صاحب بیچاری کو ایسے کوچنے دیے کہ آخر کو بیچاری چیخین مار مار کے رونے لگی میرا یہ حال تھا کہ انگارون پر لوٹ رہی تھی - جی چاہتا تھا کہ دونون بڑھیون کا مُنہ نوچ لون -

رسوا - ہائین - ہائین - یہ غصہ -

تو کیسے گا ذرا طبیعت کو
کہین ایسا نہو کہ خفت ہوئے

امراوٗ - مرزا صاحب غصّے کی بات ہی تھی - ایک اِنسان کو اِتنا ذلیل سمجھنا انسانیت سے بعید ہے -

رسوا - میرے نزدیک تو کوئی ایسی بات نہ تھی جسپر آپ کو اتنا غصہ آیا - وہ دونون بڑھیان سچ کہتی تھین - اور بدّن کی مان بھی بیچاری ناحق پٹی - حق تو یون ہے اب آپ چاہے بُرا مانین - چاہے بھلا -

امراوٗ - واہ مرزا صاحب آپ خوب انصاف کرتے ہین -

رسوا- جی ہان میرے نزدیک انصاف یہی ہے - اِس معاملے مین آپ بھی ایک حد تک بے قصور تھین- سارا قصور اکبر علیخان کا بیوی کا تھا-

امراوٗ- اون بیچاری کا کیا قصور تھا-

رسوا- ایسا قصور تھا کہ اگر میری بیوی ایسا کرتی- تو فوراً ڈولی بلوا کے اون کے میکے بھجوا دیتا- اور چھ مہینے تک صورت نہ دیکھتا- اَچھا ایک بات پوچھتے ہین- اکبر علیخان نے جب یہ واردات سنی تو کیا کہا-

امراوٗ- کیا کہا- مدن کی ماں پر خوب چیخے- خوب چلاَّئے- کہدیا- خبردار- یہ ڈائن- ہمارے گھر مین دم آنے پائے- کئی مہینے تک اوسکا آنا جانا موقوف رہا- جب بڑے خانصاحب آتے ہین تو وہ پھر آنے لگی- یہ قصہ اون کے آگے چھیڑا گیا تھا- وہ اولٹے اکبر علیخان کی بیوی پر خفا ہوئے-

رسوا- بڈھے کی عقل صحیح تھی-

امراوٗ- عقل صحیح تھی- یا سٹھیا گئے تھے- ذرا مدن کی ماں پاؤن دبادیا کرتی تھی- اِسی سے اوسکی پڑچک لیتے تھے- کیون نہ پڑچک لیتے- مدن کی ماں اونکی پرانی آشنا تھی-

رسوا- پھر آپ ہی قائل ہوجئے- یہ عین وضعداری تھی- اَچھا- آپ ایک بات اور بتا دیجئے- مدن کی ماں جوانی مین کوئی رنڈی تھی یا گھر گرست- اور بوا امیرن کون تھین

امراوٗ- مدن کی ماں موی دھنینی تھی- جوانی مین خراب ہوگئی تھی- بوا امیرن ایک دیہاتی عورت تھین اُنکا مکان سنڈیلہ کے ضلع مین تھا- ایک جوان بیٹا تھا وہ بھی بڑے خانصاحب کے پاس نوکر تھا- ایک لڑکی تھی- وہ کہین باہر بیاہی ہوئی تھی

رسوا- بوا امیرن سے اور بڑے خانصاحب سے تو کوئی تعلق نہ تھا-

امراوٗ- نہ- خدا کو جان دینا ہے امیرن بڑی نیک عورت تھی- سارا محلہ کہتا تھا کہ وہ جوانی مین رانڈ ہوکے میرے یہان نوکری کو آئی تھی اوسدن سے کسی نے اوسکو بدراہ نہین دیکھا-

رسوا- پورے واقعات آپ کے بیان سے مجکو معلوم ہوگئے- اب پوچھئے آپ کیا پوچھتی ہین!

امراؤ۔ تو کیا کوئی مقدمہ آپ فیصلہ کرنے بیٹھے ہین۔

رسوا۔ بہت بڑا مقدمہ ہے۔

بات یہ ہے کہ عورتین تین طرح کی ہوتی ہین - ایک نیک بختین - دوسری خراب ین۔ تیسری- بازاریان اور دوسری قسم کی عورتین بھی دو طرح کی ہوتی ہین - ایک تو وہ جو چوری چھپے عیب کرتی ہین - دوسری وہ جو کھلم کھلا بدکاری پر اوتارو ہو جاتی ہین۔ نیکبختون کے ساتھ صرف وہی عورتین مل سکتی ہین جو بدنام نہ ہو گئی ہون - کیا تمھین اتنی سمجھ نہین ہے کہ وہ بچاریان جو تمام عمر چار دیواریون مین قید رہتی ہین - ہزارہا قسم کی مصیبتین اوٹھاتی ہین - اچھے وقت کے تو سب ساتھ ہوتے ہین - مگر برے وقت مین یہی بچاریان ساتھ دیتی ہین۔

جس زمانے مین اون کے شوہر جوان ہوتے ہین - دولت پاس ہوتی ہے تو اکثر باہر والیان مزے اوڑاتی ہین - مگر مفلسی اور بڑھاپے کے زمانے مین کوئی پرسان حال نہین ہوتا - اِن وقتون مین وہی طرح طرح کی تکلیفین اوٹھاتی ہین - اور برون کی جان کو صبر کرتی ہین - پھر کیا اونھین اسکا کوئی فخر نہوگا - یہی فخر اسکا باعث ہوتا ہے کہ وہ خراب عورتون کو بہت ہی بری نگاہ سے دیکھتی ہین - انتہا کا ذلیل سمجھتی ہین - توبہ اور استغفار سے خدا گناہ معاف کر دیتا ہے مگر یہ عورتین کبھی نہین معاف کرتین - دوسری بات یہ ہے کہ اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ گھر کی عورت کیسی ہی خوبصورت خوب سیرت اور خوش سلیقہ کیون نہو بے وقوف مرد بازاروالیون پر جو انکی صورت اور دوسری صفتون مین بدرجہا بدتر ہین فریفتہ ہو کر اونھین عارضی طور سے یا مدت العمر کے لیئے ترک کر دیتے ہین - اسلیے اونکو گمان کیا بلکہ یقین ہے کہ یہ کسی نہ کسی قسم کا جادو ٹونا ایسا کر دیتی ہین جس سے مرد کی عقل مین فتور آ جاتا ہے - یہ بھی انکی ایک قسم کی نیکی ہے - اسلیے کہ وہ اس حال مین اپنے مردون کو الزام نہین دیتین بلکہ بدکار عورتون ہی کو مجرم ٹھہراتی ہین - اس سے زیادہ اونکی محبت کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے۔

امراؤ۔ یہ تو سب صحیح ہے مگر مرد کیون ایسے بے وقوف بنجاتے ہین ؟

رسوا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ انسان کے مزاج مین جدت پسندی ہے - ایک حالت مین زندگی

بسر کرنے سے خواہ وہ حالت کیسی ہی عمدہ کیون نہ ہو۔ طبیعت اوکتا جاتی ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ کسی نہ کسی کا تغیر اوسکی حالتِ زندگی مین پیدا ہو۔ شاید اِن بازاری کے ساتھ معاشرت کرنے مین اوسے ایک قسم کی نئی لذت ملتی ہے جو کبھی اوسکے خیال مین تھی یہان بھی ایک ہی کے تعارف پر اکتفا نہین کرتا۔ بلکہ جدت کی تلاش مین روز نئے مکرون پر پہونچتا ہے اور نئے گھر دیکھتا پھرتا ہے۔

امراؤ۔ مگر سب مرد ایسے نہین ہین۔

رسوا۔ ہان یہ سچ ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ حسن معاشرت کے قانون نے اِس امر کو معیوب قرار دیا ہے۔ جو شخص ایسا کرتے ہین اون کے عزیز و اقارب دوست احباب ملامت کرتے ہین اِس خوف سے اکثر جراءت نہین ہوتی۔ مگر جب اخوان الشیاطین کی صحبت مین بیٹھنے کا اتفاق ہوتا ہے وہ طرح طرح کی لذتون کا ذکر کر کے ایک عجیب قسم کا شوق اونکی طبیعت مین پیدا کر دیتے ہین۔ اسلیئے وہ خوف اون کے دل سے نکل جاتا ہے۔ آپ کو اِس بات کا اچھی طرح اندازہ ہوا ہو گا کہ جو لوگ پہلے پہل رنڈی کے مکان پر جاتے ہین۔ اونکو اخفاے راز کا کس قدر خیال ہوتا ہے۔ کوئی دیکھتا نہ ہو۔ کوئی سن نہ لے۔ دو آدمیون کے سامنے تو بولنے کا کیا ذکر۔ تخلیے مین بھی مُنہ سے بات نہین نکلتی۔ مگر رفتہ رفتہ یہ حالت بالکل زائل ہو جاتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ چند ہی روز مین پورے بے غیرت ہو جایا کرتے ہین۔ پھر کیا ہے دن دہاڑے سر چوک رنڈیون کے مکرون پر کھٹ کھٹ کر کے چڑھ جانا۔ گاڑی مین کھڑکیان کھولکے ساتھ بیٹھکر سیر کرنا۔ ہاتھ مین ہاتھ دے کے میلے تماشون مین لیئے پھرنا۔ اِن سب باتون کو فخر سمجھنے لگتے ہین۔

امراؤ۔ یہ تو صحیح ہے۔ مگر شہرون مین اِن باتون کو چندان معیوب نہین سمجھتے۔

رسوا۔ خصوصاً دہلی۔ لکھنؤ مین۔ اور یہی اِن شہرون کی تباہی اور بربادی کا باعث ہوا۔ دیہات اور قصبات مین ایسے شریر لوگون کی صحبت کم ملتی ہے جو نوجوانون کو اِن بدکاریون پر آمادہ کرین۔ دوسرے وہان کی رنڈیون کو اس قدر اقتدار حاصل نہین ہے۔ اسلیئے وہ رؤسا اور زمیندارون کی مطیع فرمان ہوتی ہین۔ اور بہت ہی ڈرتی ہین کیونکہ اونکا آذوقہ بلکہ زندگی اون کے دست قدرت مین ہے اسلیئے

اونکی اولاد سے بہت ہی چوری چھپے ملتی ہین - اور شہرون مین توآزادی ہے - کون کسکا دباؤ مانتا ہے - اوسی کا یہ نتیجہ ہے -

امراؤ - مگر دیہاتی جب بگڑتے ہین تو حد سے زیادہ بگڑ جاتے ہین - مثلاً میان ارشد علی کا واقعہ آپ سُن چکے ہین -

رسوا - اسکا یہ سبب ہے کہ وہ اِن لذتون سے بالکل نابلد ہوتے ہین - جب انکو اسکا چسکا پڑتا ہے تو وہ اسکی حد سے زیادہ قدر کرتے ہین - اور اہل شہر کچھ نہ کچھ آگاہ ہوتے ہین - اِسلیئے اون کو زیادہ شغف اور انہماک نہین ہوتا -

---

رسوا - ہان وہ آپ کی نوچی کیا ہوئی - اَئے ہے بھلا سا نام تھا -

امراؤ - آبادی -

رسوا - آبادی - صورت تو اچھی تھی - مین نے اوسوقت مین دیکھا تھا - جب تو اوسکا سن کوئی دس گیارہ برس کا تھا - جوانی مین تو اور نکھر گئی ہوگی -

امراؤ - مرزا صاحب آپ کو خوب یاد ہے -

رسوا - یاد کو کیا چاہیئے - واقع مین بہت قطعدار عورت ہوگی - ہم بھی اسی نظر سے دیکھتے تھے کہ کبھی تو جوان ہوگی -

امراؤ - تو یہ کہیئے - آپ بھی بی ابادی کے اُمیدوارون مین تھے -

رسوا - سنو - امراو جان - میری ایک بات یاد رکھنا - جہان کوئی حسین عورت نظر پڑے - مجھے ضرور یاد کر لینا - اگر ممکن ہو تو امیدوارون مین نام لکھوا دینا - اور جو مین مرجاؤن (خدانخواستہ) تو میرے نام پر فاتحہ دے دینا -

امراؤ - اور اگر کوئی مرد حسین نظر آئے ؟ -

رسوا - اپنا نام اوسکے اُمیدوارون مین اور میرا نام اوسکی بہن کے اُمیدوارونمین لکھوا دینا - بشرطیکہ شرعاً ممنوع نہو -

امراؤ - کیا خوب - شرع کو کہان دخل دیا ہے -

رسوا - شرع کا دخل کہان نہین ہے - خصوصاً ہماری شرع جس مین کوئی بات فروگذاشت نہین کی گئی -